

پہلی جلد : ایک حوالہ جی من مکرمت ثابت کرنے کے لئے کو، انہماک پر نقد انعام اور مہم

بڑے بھولے بھالے بڑے اللہ والے
ریاض آپ کو بس تیس جانتے ہیں

تبلیغی جماعت اختلاف کیوں؟

صاحبزادہ محمد ظہیر الحق بنیادی

الہدی فاؤنڈیشن لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قارئین۔ آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ شہروں اور دیہاتوں کی مساجد میں امام کے سلام پھیرتے ہی کچھ لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں اور نمازیوں سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ نماز کے بعد کچھ دیر کے لیے بیٹھ جائیں تاکہ ہم جل کر اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی باتیں کریں پھر نماز کے بعد انہی میں سے کوئی صاحب تبلیغی نصاب "نمازی کتاب پڑھتا ہے اور پھر چند افراد پر مشتمل یہ گروہ گلی کوچوں میں گھوم پھر کر تبلیغ کرتا ہے یہ جماعت عرف عام میں تبلیغی جماعت کے نام سے مشہور ہے۔ ابتدائی طور پر اس جماعت کے لوگ جو پروگرام پیش کرتے ہیں، وہ کچھ اس طرح سے۔

• لوگوں سے کلمہ پڑھو اگر اللہ جل شانہ کا ذکر کیا جائے۔ انہیں مسجد میں جمع کر کے اللہ تعالیٰ کی باتیں کی جائیں۔ انہیں نماز کا پابند بنایا جائے اور دیگر مسلمانوں کو تبلیغ پر آمادہ کیا جائے بظاہر یہ اس مقاصد حسد سے کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا، لیکن تبلیغی جماعت کا اصل مقصد اور اس کی اصل منزل کچھ اور ہے۔ اس مختصر سے کتابچے میں تبلیغی جماعت کا حقیقی روپ انہی کے بزرگوں کے اقوال و افعال کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے لیکن اس حقیقی روپ کے مطالعہ سے پہلے قارئین کرام ذیل کی چند مثالوں کو پڑھ کر ایک مسلمہ اصول ذہن نشین فرمائیں۔

- کیا کسی کو یہ کہہ کر دھوکہ دیا جاسکتا ہے کہ آئیے صاحب! میں آپ کو دھوکہ دے رہا ہوں! بلکہ دھوکہ باز پہلے ہمدردی اور محبت کی بات کر کے بعد میں دھوکہ دیتا ہے!
- کیا کبھی کسی آدمی نے یہ کہہ کر نہ ہر دیا ہے کہ لیجئے صاحب زہر کھا کر ہمیشہ کے لیے مسیٹی نہیند سو جائیے۔ نہیں! بلکہ زہر دینے والا زہر کو کسی مسیٹی چیز میں چھپا کر دے گا!
- جب شکاری کسی پرندے کو شکار بنا چاہتا ہے تو وہ اس کی لٹی بولتا ہے حالانکہ شکاری انسان ہوتا ہے، لیکن وہ اپنے مقصد کے لیے پرندہ بن جاتا ہے!
- کیا ہمارے دشمن ملک کا کوئی جاسوس آکر ہمیں یہ بتا دے گا کہ میں جاسوسی پر متعین ہوں نہیں، بلکہ وہ ہمارا بن کر ہماری جڑیں کاٹے گا!

• جب کوئی چودھری کرنے کے لیے آتا ہے تو لقب لگانے سے پہلے یہ گھنٹی دیتا ہے کہ میں تمہاری چودھری کرنے آیا ہوں؟

• اسلام میں نیا فرقہ بنانے والا شخص کیا یہ کہہ کر نیا فرقہ بنا سکتا ہے کہ ایسے مسلمانوں میں اسلام میں نیا فرقہ بنا رہا ہوں۔ آپ میرا ساتھ دیں، نہیں! بلکہ وہ شخص فرقہ بندی کی مخالفت کرے گا، لیکن اندرون خانہ وہ ایک نیا فرقہ بنائے گا۔

• کیا احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر، مسلمانوں کو اپنے ساتھ ماننے کی دعوت دینے کے وقت یہ کہیں گے کہ ہم احادیث رسول کے منکر ہیں، ہرگز نہیں، بلکہ وہ غلام احمد پرینہ کی طرح اپنے رسالوں کے صفحہ اول پر حدیث شائع کریں گے۔

• کیا کوئی شخص اپنا مال یہ کہہ کر فروخت کرے گا کہ میرا مال خراب ہے، ہرگز نہیں، بلکہ اپنے مال کو سارے دکان داروں کے مال سے اچھا بتائے گا۔

ان دفعہ کے مشاہدات سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اگر کوئی جماعت یا فرد اگر لٹا ہوا چٹی اور میٹھی باتیں کرے اور نیک مقاصد کا اظہار کرے تو ضرورتاً نہیں کہ ہم بغیر سوچے سمجھے اس کے ساتھ ہولیں، بلکہ ہمیں پوری تحقیق کر کے یہ دیکھ لینا چاہیے کہ کہیں وہ رہبر کے لباس میں رہن تو نہیں ہے۔ اس لیے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

سے نہیں خضر میں یوں سینکڑوں رہن بھی پھرتے ہیں اگر جینے کی خواہش ہے تو کچھ سچاں پیدا کر
اب آپ تبلیغی جماعت کا حقیقی روپ انہی کی کتابوں کی مدد میں ملاحظہ فرمائیے!
کسی بھی مذہب یا تحریک کے حقیقی مقاصد معلوم کرنے کا اہم ترین ذریعہ اس تحریک کے بانی اور اکابرین کی کتابیں ہوا کرتی ہیں۔ تبلیغی جماعت کے بانی مولوی الیاس میں اور ان کے علاوہ مولوی یوسف اور مولوی زکریا تبلیغی جماعت کے اہم ستون تصور کیے جاتے ہیں۔

تبلیغی جماعت والے کہتے ہیں کہ ہمارا کسی فرقہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہم اس کے متعلق تبلیغی جماعت کے بانی کا قول پیش کرتے ہیں:

”حضرت تھانوی (رحمۃ اللہ علیہ) نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ بس میرا بل چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہوا طریقہ تبلیغ میرا جو کہ ان کی تعلیم عام ہو جائے گی (ملفوظات مولانا الیاس علیہ السلام) مرتبہ مولوی منظور احمد نمانی
قارئین! مقام غور ہے کہ مولوی الیاس کہتے ہیں کہ تعلیم کو مولانا تھانوی کی ہوا طریقہ تبلیغ میرا جو کہ اس طرح ان کی تعلیم عام ہو جائے۔ اگر تبلیغی جماعت کا کسی فرقہ کے ساتھ تعلق نہیں تو اس کا بانی مولانا تھانوی کی تعلیمات کو عام کرنے کا جانتا ہے، مگر تبلیغی جماعت والے سیدھے مادے مسلمان ہیں اور کسی فرقہ کے ساتھ ان کا تعلق نہیں جیسا کہ وہ خود ہر وقت کہتے ہیں۔ تو پھر اس جماعت کے بانی کو اپنے خاص طریقہ تبلیغ کے ذریعہ مولانا تھانوی کی تعلیمات کو عام کرنے کی بجائے قرآن و حدیث کی تعلیمات عام کرنے کا کہنا چاہیے تھا، لیکن انہوں نے بات واضح کر دی کہ میرا مقصد مولانا شرف علی تھانوی کی تعلیمات کو عام کرنا ہے۔

ملفوظات مولانا الیاس مرتبہ مولوی منظور احمد نمانی ص ۱۷ پر مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت کا ایک اور قول بھی یاد رہے!

”حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق برہانے حضرت کی برکات سے استفادہ کرنے اور ساتھ ہی ساتھ ترقی درجات کی کوششوں میں حصہ لینے اور حضرت کی توح کی مسرتوں کو برہانے کا سب سے اعلیٰ اور محکم ذریعہ یہ ہے کہ حضرت کی تعلیمات و احادیث پر استقامت کی جائے اور ان کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کی کوشش کی جائے۔“

عبارت کا ہر لفظ صحیح صحیح کرتا رہا ہے کہ تبلیغی جماعت کی جدوجہد کامرانی نقطہ خدا و رسول کی خوشنودی کا حصول نہیں، بلکہ تھانوی صاحب کی روح کی خوشنودی ہے۔ پھر بات وہیں کی وہیں آگئی کہ تھانوی صاحب کی تعلیمات و ہدایات کو پھیلانے کی کوشش کون کرے گا؟۔ ان کی تبلیغی جماعت • تبلیغی جماعت کی ابتداء اور اس کے بنیادی اصول ص ۲۱، مرتبہ الحاج میاں جی منشی محمد عیسیٰ خلیفہ مولوی اشرف علی تھانوی رقمطراز ہیں:

”تبلیغی جماعت کے لیے مولانا الیاس نے ابتدا میں حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کے تربیتی یافتہ عالم اور واعظ حاصل کیے اور ان کی تحویلیں مقبرہ فرماتیں؛

قارئین کرام! مولوی الیاس کی شدید خواہش تھی کہ مولوی اشرف علی کی تعلیمات عام ہوں اس کی تکمیل کے لیے انہوں نے مولوی تھانوی کے شاگرد حاصل کیے لہذا ان کی تعلیمات عام کرنے کے لیے لڑائی چوٹی کا زور لگایا۔ مولوی اشرف علی تھانوی کے دیوبندی وہابی تھے اور جب تبلیغی جماعت ابتدا ہی سے مولوی تھانوی کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے کوشاں ہے تو پھر وہ یہ دعویٰ کیسے کر سکتے ہیں کہ ہمارا کسی فرقہ سے کوئی تعلق نہیں

مولوی اشرف علی تھانوی کی تعلیمات کے چند نمونے

(حفظ الایمان ص ۵، مصنف مولوی اشرف علی تھانوی)

”پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا۔ اگر بقول زید مصحح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید و عمر علیہ السلام بھی دیکھتے تھے بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔“

قارئین کرام! علم مصطفیٰ کو پتوں، پاگوں اور جانوروں کے شعور سے تشبیہ سے کہ دربار رسالت میں کتنی گستاخانہ زبان استعمال کی گئی ہے اور ایسی گستاخی کرنے والا امت دیوبند کا حکیم الامت ہے اور وہ شخص ہے جس کی تعلیمات کو پھر بیانے کے لیے تبلیغی جماعت مگر مہم ہے۔

● رسالہ الامداد بابت ماہ صفر النظر ۱۳۳۷ھ میں جو مولوی اشرف علی کی زیر سرپرستی شائع ہوتا تھا اس میں مولوی اشرف علی تھانوی کے ایک مرید کا خواب اور پھر مولوی اشرف علی تھانوی کا جواب لکھا ہوا ہے وہ درج ذیل ہے: (رسالہ الامداد ص ۲) مرید کا خواب جو اس نے مولوی اشرف علی کی طرف لکھا ایک روز کا ذکر ہے کہ حسن العزیز دیکھ رہا تھا اور وہ پہلے کا وقت تھا کہ غیند نے غلبہ کیا اور سو جانے کا ارادہ کیا۔ رسالہ حسن العزیز کو ایک طرف رکھ دیا، لیکن جب بندہ نے دوسری طرف

کروٹ بدلی تو دل میں خیال آیا کہ کتاب کو پشت ہو گئی، اس لیے رسالہ حسن العزیز کو اٹھا کر سر کی طرف رکھ دیا اور سو گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں، ملتے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھے غلطی ہوئی ہے۔ کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہیے۔ اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں۔ دل پر قویہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے، لیکن زبان سے بے ساختہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے بجائے اشرف علی نکل جاتا ہے، حالانکہ مجھ کو علم ہے کہ اس طرح پڑھنا درست نہیں، لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے..... لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی کے مزارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں، لیکن پھر بھی یہی کلمہ ہوتا ہے اللہم صل علی دیننا و مولانا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں خواب میں نہیں، لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں۔ زبان اپنے قابو میں نہیں اور بھی بہت سی وجوہات ہیں جو آپ کے ساتھ باعث محبت ہیں کہیں کلمہ غلط ہوگا۔ مرید کے خط کے جواب میں مولوی اشرف علی تھانوی کا جواب:

جواب: ”اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعد از تعالیٰ متبع سنت ہے“ قارئین! مرید حالت بیداری میں بھی اللہم صل علی سیدنا و مولانا اشرف علی کہہ رہے اور اشرف علی تھانوی اپنے مرید کو ڈرٹے اور کلمہ دوبارہ پڑھنے کی بجائے تسلی دیتے ہیں کہ تو ٹھیک کہہ رہے اور تیرا پیر شیخ سنت ہے۔ اب آپ ہی انصاف فرمائیں کہ تبلیغی جماعت نے اس طرح کی شرشاک تعلیمات کو مسلمانوں کے درمیان پھیلایا تو پھر کیا حال ہوگا مسلم معاشرہ کا۔

”مولانا رشید احمد گنگوہی مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت کا پیر مرشد کون؟“

کو بیعت نہیں کرتے تھے۔ فرارفت تکمیل کے بعد اس کی اجازت ہوتی تھی مگر مولانا الیاس صاحب کے غیر معمولی حالات کی بنا پر ان کی خواہش و درخواست کی بنا پر بیعت کر لیا۔ (حضرت مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت ص ۵۷ مصنف مولانا سید ابوالحسن علی ندوی)

مولوی الیاس اپنے پیر و مرشد مولوی رشید احمد گنگوہی کی عظمت شان کا غلبہ پڑھتے ہوئے کہتے ہیں۔
 ”حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اس دور کے قطب ارشاد اور مجدد تھے اور عجب دے کے لیے
 ضروری نہیں کہ سارا تجدیدی کام اسی کے ہاتھ پڑھا ہو بلکہ اُس کے آدمیوں کے ذریعے
 جو کام ہو وہ سب بھی بالواسطہ اسی کا ہے“ (مغفولات الیاس ص ۱۲۳)

مولوی الیاس کے پیر و مرشد مولوی رشید احمد گنگوہی کی تعلیمات کے چند نمونے

پتوہ سو برس سے ساری امت کا یہ متفقہ عقیدہ رہا ہے کہ محدثین برتر نے قرآن میں سرور کائنات
 کو رحمتہ للعالمین کے لقب سے جو وصف کیا ہے وہ انہی کے ساتھ خاص ہے۔ اب کائنات میں کوئی
 دوسرا رحمتہ للعالمین نہیں ہو سکتا، لیکن مولوی رشید احمد گنگوہی سے کسی نے پوچھا کہ رحمتہ للعالمین مخصوص
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں؟ جواب میں کہنے لگے:
 ”لفظ رحمتہ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہیں ہے“

(فتاویٰ رشیدیہ جلد دوم ص ۹، معتقد مولوی رشید احمد گنگوہی)

● علم دینیوں کا مستند اور مشہور سوانح نگار مولوی عاشق الہی میٹھی تذکرۃ الرشید ص ۱۲ پر لکھتے ہیں:

”آپ کو مولوی رشید احمد گنگوہی کو اپنی زبان فیض ترجمان سے یہ کہتے ہوئے بدلا سنا
 گیا ہے کہ سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ
 میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانے میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر“

کسی پاسداری کے جذبے سے الگ ہو کر صرف ایک لمحے کے لیے سوچے: یہ دعویٰ ہے
 کہ اس زمانے میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر کی کسی طرح بھی پیغمبری کے دعوے سے
 کم ہے۔ کیونکہ کسی کے اتباع پر نجات موقوف ہو یہ نشانی صرف پیغمبر کی ہی ہو سکتی ہے۔ دوسرے غفلتوں
 میں اس دعویٰ کو حاصل یہ ہے کہ حصول نجات کے لیے معاذ اللہ اب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے اتباع کا زمانہ ختم ہو گیا۔ اب نجات کا دار و مدار نئے بادی مولوی رشید احمد گنگوہی کے اتباع پر ہے۔

تبلیغی جماعت کے بانی کے پیر و مرشد غور کو پیغمبر کی سطح پر پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب
 آپ ہی فیصلہ دیجئے کہ تبلیغی جماعت اسی طرح کے کارناموں کی تکمیل کرنا چاہتی ہے۔ پاکستان میں
 ایک مزارعوں کا فتنہ کیا کم ہے کہ ایک نئے فتنے کو درہم چلا کر پرفان پڑھایا جائے۔

● تہذیب میں نئے فیصلہ مسلمان ایسے ہیں جو عرس و فاقہ اور مزارات اولیاء سے متعلق خانقاہی
 روایات پر کھلے دل سے عقیدہ رکھتے ہیں۔ سارا عالم اسلام ایسے مسلمانوں کو مسلمان ہی سمجھتا ہے۔
 بلکہ ان کے ساتھ اسلام کے معاشرتی اجتماعی اور مذہبی تعلقات بھی صلیوں سے قائم ہیں لیکن مولوی
 گنگوہی کا اصرار ہے رشتہ مناکوت سے لے کر سلام کلام تک ترک کر دینا چاہیے۔ کسی نے ان سے سوال کیا
 ”اگر کوئی شخص قبول پر عادیں پڑھتا ہو اور بزرگوں سے مدد مانگا ہو یا جیسی مثل: باز عرس
 رسوم وغیرہ ہو اور یہ جانتا ہو کہ یہ افعال اچھے ہیں، تو ایسے شخص سے عقد نکاح جائز ہے یا نہیں؟“
 جواب میں مولوی رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں:

”جو شخص ایسے افعال کرتا ہے، وہ قطعاً فاسق ہے اور احتمال کفر کا ہے، ایسے

سے نکاح کرنا و دختر مسلمہ کا اس واسطے ناجائز ہے کہ فساق سے ربط و ضبط کرنا

حرام ہے اور ایسے شخص سے ابتدائی سلام درست نہیں“

(فتاویٰ رشیدیہ جلد دوم ص ۱۳۳، معتقد مولوی رشید احمد گنگوہی)

بانی تبلیغی جماعت اور منازل سلوک

”حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کی وفات کے بعد مولانا الیاس نے شیخ الہند
 مولانا محمود الحسن صاحب سے درخواست کی۔ آپ نے مولانا خلیل احمد صاحب سے
 رجوع کا مشورہ دیا، چنانچہ آپ نے مولانا سہیل پوری سے رابطہ قائم کر لیا اور آپ
 کی تحریکیں انہی کے ذریعہ انہی میں منازل سلوک طے کیے“

(مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت ص ۵، معتقد مولانا سید ابوالحسن علی ندوی)

تبلیغی جماعت والے کہتے ہیں کہ سہارا کسی فرقہ کے ساتھ تعلق نہیں۔ اس جماعت کا بانی حکیم الامت علامہ دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی کی تعلیمات کو پھیلانا چاہتا ہے مولوی رشید احمد گنگوہی کا مرید ہے اور مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیندی سے منازل سلوک طے کرتا رہا کیا پھر جی وہ غیر ہی تھا مولوی اشرف علی تھانوی کے شاگردوں کو بطور ملازم تبلیغی جماعت میں رکھا گیا کیا اشرف علی تھانوی کے شاگردوں کے سوا دنیا میں علماء ختم ہو گئے تھے؟

مولوی اشرف علی تھانوی حکیم الامت علامہ دیوبند میں کی تعلیمات کو بانی تبلیغی جماعت پھیلانا چاہتا ہے اور مولوی رشید احمد گنگوہی جن کا مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت مرید ہے ان کی تعلیمات کے نمونے تو آپ ملاحظہ فرما چکے اب بانی تبلیغی جماعت نے جن سے سلوک کی منازل طے کیں ان کی تعلیمات بھی ملاحظہ فرمائیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ مولوی الیاس نے مولوی خلیل احمد سے کیا سیکھا!

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کی تعلیمات کے چند نمونے

• ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرق ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر بوجھلا آپ کو یہ کام کہاں سے آگئی کہ آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علامہ درویش دیوبند سے ہمدرد معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ (برہان قاطعہ ص ۸۷)

تاریخین مقام غور ہے مولوی خلیل احمد کے مطابق نفوذ اللہ حضور آرد و سیکھنے میں علامہ دیوبند کے شاگردوں گئے خود کو مسرور کا استاد ظاہر کرتا دیار رسالت میں کتنی عظیم گستاخی ہے۔

• شیطان اور ملک الملکوت کا حال دیکھ کر عظیم حیرت میں کا فخر عالم کو خطاب نصیحتیں قطعہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسد سے ثابت کرتا شرک نہیں تو کونسا حد ابرار کا ہے شیطان اور ملک الموت کو یہ وسوسہ نصیب ہے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسوسہ علم کی کوئی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصیحتیں کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرنا ہے۔ (برہان قاطعہ ص ۸۷ مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی)

• مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے نزدیک شیطان کی وسوسہ علی کی تو نصیحتیں ہیں لیکن فخر عالم یا عت خلیق کائنات کے لیے کوئی نص نہیں بلکہ شیطان میں انہیں یکلین ہے جی علم مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے نزدیک سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مناسبت شرک ہے اس قسم کی تعلیمات مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے مولوی الیاس کو تعلیم دیں۔

آخر مولوی اشرف علی تھانوی مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کی دربار رسالت کی گستاخوں سے بھر پور تعلیمات نے مولوی الیاس میں اثر دکھایا اور مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت بھی اپنے مذکورہ بالا چھ نمونوں کے نقش قدم پر چلتے گئے۔

بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس کی تعلیمات کے چند نمونے

مفتون اب الیاس کو مرتب اپنی کتاب میں مولوی الیاس کا یہ دعویٰ کہ تم مثل انبیاء کے ظاہر کیے گئے ہو لکھتا ہے۔

”آپ مولوی الیاس نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کُتِبَ خَيْرُ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَامُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“

”اے تامل ہوئے کہ تم مثل انبیاء علیہم السلام کے لوگوں کے واسطے ظاہر کیے گئے ہو“ (مفتون اب الیاس ص ۸۷)

ذرا غصہ دیکھنے کہ یہ آیت کو کبھی بھی خلیل احمد کی تامل فرمودہ ہے اور اس کی تفسیر بھی وہی القادر فرما رہا ہے۔ فخری صرف یہ ہے کہ آیت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی تفسیر مولوی الیاس پر اتنی ہے کہ وہ سوچیں سے دنیا سے اسلام میں یہ آیت پڑھی جارہی ہے تب نے اس کا مطلب سمجھا ہے کہ یہ آیت کریمہ امت محمدی کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ تم جو میری امت ہو تمہارا فخر حق میں یہ ہے کہ تم لوگوں کو بھلائی کی طرف بلاؤ اور بھلائی سے روکو لیکن خود سوچیں کے بعد آج پہلی بات حقیت منکشف ہوئی کہ معاذ اللہ یہ آیت کریمہ مولوی الیاس کی شان میں نازل ہوئی اور اس کا تفسیر ہی مذکور یہ ہے کہ مولوی الیاس مثل انبیاء علیہم السلام کے لوگوں کے واسطے ظاہر کیے گئے ہیں۔

جب مولوی الیاس نے انتقال کیا، تو ان کا جنازہ میدان میں لاکر رکھا گیا تو اس موقع پر شیخ الحدیث مولانا زکریا اور مولانا محمد یوسف کو حکم ہوا کہ لوگوں کو میدان کے نیچے جمع کیا جائے اور ان سے خطاب کیا جائے وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ کے مضمون سے بڑھ کر اس موقع کے لیے اعراب و منطقت کیا ہو سکتی تھی (مولانا الیاس اور ان کی دینی حکومت مفسر سید ابوالحسن علی ندوی) قارئین کو معلوم ہونا چاہیے کہ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ کی آیت کریمہ حضرت صدیق اکبر نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصالِ شریف کے موقع پر تلاوت فرما کر اس کی روشنی میں صحابہ کرام کو سرکار کے وصال کا یقین دلایا تھا کہ حضور وصال فرما گئے۔ آیت کا ترجمہ یہ ہے: اور محمد اللہ کے رسول ہیں، ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔ آیت کا مفہوم اور اس کا محل استعمال واضح ہو چکے کے بعد اب سوچنے کی بات یہ ہے۔ آخر مولوی الیاس کی وفات پر بار بار اسی آیت کی تلاوت کا کیا موقع تھا، جبکہ موت کے مضمون پر قرآن میں بے شمار آیات موجود ہیں۔؟ اس سے صاف عیاں ہوتا ہے کہ مولانا الیاس کا منصب ان کے ماننے والوں کے نزدیک کسی طرح بھی ایک رسول کے منصب سے کم نہیں تھا۔

● تبلیغی کارکنوں کا انبیائے کرام کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے ان کے نام اپنے ایک گشتی مراسلہ میں مولوی الیاس لکھتے ہیں۔

”اگر حق تعالیٰ کسی کام کو دنیا نہیں چاہتے تھے تو چاہے انبیاء بھی کتنی کوشش کریں تاہم بھی وہ نہیں بل سکتا اور کرنا چاہیں تو تم جیسے ضعیف سے بھی وہ کام لے

لیں جو انبیاء سے بھی نہ ہو سکے۔“ (مکاتیب الیاس ص ۱۸)

اس عبارت کی اس پرٹ پر زور فرمائیے ادب بے لاگ ہو کر فیصلہ دیکھ کر کیا اس عبارت میں انبیاء کے مقابلے پر اپنے اور اپنے تبلیغی کارکنوں کی برتری کا جذبہ کارفرما نہیں ہے، دیکھنا کہ کونسا کام ہے جو خدا کی مشیت کے بغیر وہ نہیں آتا ہو، لیکن نہ کر سکنے والے کے مقابلے میں کر گزرنے والے کی

برتری تو بہر حال ثابت ہو جاتی ہے، اس لیے کہنے دیا جائے کہ اس خط کا مقصد تبلیغی کارکنوں کی بعض انبیاء کرام پر برتری ثابت کر کے انہیں عجیب قسم کے کبوتر میں مبتلا کرنا ہے اس قسم کی تعلیمات مولوی الیاس نے تبلیغی کارکنوں کو تعلیم فرمائیں۔

تبلیغی جماعت میں اس کے بانی مولوی الیاس کے بعد دوسری قابل ذکر شخصیت مولوی زکریا کی نظر آتی ہے جس کا تبلیغی نصاب تبلیغی کارکن کے پاس ہونا انتہائی ضروری سمجھا جاتا ہے اور تبلیغی جماعت والے کہتے ہیں کہ مولانا زکریا کسی فرقہ کے ساتھ تعلق نہ رکھتے تھے، بلکہ وہ تو صرف سیدھے سادے مسلمان تھے اور اسی لیے انہوں نے تبلیغی نصاب میں کسی فرقہ پر اعتراض نہیں کیا۔ اگر وہ تبلیغی نصاب میں کسی پر اعتراض کرتے تو پھر تبلیغی جماعت والے اس کتاب کے نیلے نئے شکار کیسے پھنسلے۔ اپنے عقیدہ کے متعلق مولوی زکریا کا پانا قول ملاحظہ فرمائیے۔

● مولانا زکریا شیخ الحدیث مظاہر علوم سہارنپور نے کہا: میں خود بہت بڑا دہلی ہوں۔

(سوانح حضرت مولانا محمد یوسف امیر تبلیغی جماعت پاکستان ص ۱۹۱، مفسر محمد حسن ثانی)

جو شخص خود اعتراف کرے کہ میں بہت بڑا آدمی ہوں اس کے متعلق ایک دوسرا آدمی صفائی پیش کرتا پھرے کہ وہ تو دہلی نہ تھے۔ یہ بددیانتی اور اس کے جذبات کو بوجھ کر زنا نہیں قرار دیا؟

دہلی کیون؟ ● دہلی سے مراد محمد بن عبدالوہاب کا پیر و فرقہ ہے جو سونیوں کا

مقابل خیال کیا جاتا ہے (فیروز اللغات ص ۵۴)

● دہلی اس لقب کے یہ معنی ہیں کہ جو شخص مسلک میں ابن عبدالوہاب کا تابع اور

موافق ہو (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد پنجم ص ۲۳)

● دہلی عجیب فرقہ ہے ان میں اکثر یہاں گستاخ دلیہ ہوتے ہیں، ذرا خوف

آخرت نہیں ہوتا۔ (الامانات یو پی جے ششم ص ۴۱، مفسر اشرف علی تھانوی)

● الحاصل یہ (ابن عبدالوہاب) ایک ظالم، باغی، خونخوار فاسق شخص تھا، اس وجہ سے

خصوصاً اس کے اور اس کے اتباع سے دلی بغض تھا اور ہے۔ اس ضد کا تقابلی

سے ہے نہ نصاریٰ سے نہ مجوس نہ ہندو (الشب ابنا صاحب مفسر حسین احمد دہلوی)

لمحہ فکر یہ

قارئین کرام! جب تبلیغی جماعت کے بانی مولوی الیاس ہیں اور وہ خود کہتے ہیں: تعلیمات مولانا اشرف علی تھانوی کی ہوں اور طریقہ تبلیغ میرا کہ ان کی تعلیمات عام ہوں ہیں۔ (ملفوظات الیاس ص ۵)

اور مولوی الیاس مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی کے مرید ہیں۔

(مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت ص ۵۴)

اور مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت نے صلیب کی منازل مولوی غلیل احمد بیٹھوی

دیوبندی سے ملے ہیں۔ (مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت صفحہ ۱۰۱) مولوی

اور یہ بات میں ابتدائی صفحات میں واضح کر چکے ہوں کہ حکیم الامت علی دین دہلوی اشرف علی تھانوی مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی غلیل احمد بیٹھوی متعصب قوم کے دیوبندی دہلوی تھے اور انہوں نے دربار رسالت میں نہایت گھٹیا اور بڑا زاری زبان استعمال کر کے سخت قسم کی گستاخانہ عبارات لکھی ہیں اور انہی بزرگوں سے تعلیمات حاصل کر کے مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت نے بھی انہی کرام کی شان میں انتہائی گستاخانہ عبارات لکھی ہیں۔

قارئین! مقام غور ہے کہ اس قسم کا پکا دہلوی دیوبندی شخص ایک جماعت بنائے بھی اور پھر اس کا کسی فرقے کے ساتھ تعلق نہ ہو اسے کوئی بات ماننے والی! جب بانی تبلیغی جماعت نے خود کہہ دیا کہ یہ مقصد مولانا اشرف علی تھانوی کی تعلیمات کو عام کرنا ہے تو پھر دیوبندی دہلوی فرقے کے ساتھ تبلیغی جماعت کے تعلق کے لیے اور کسی دلیل کی کیا ضرورت رہ گئی۔

● مولوی زکریا حسین کی کتاب تبلیغی نصاب کو اٹھا کر تبلیغی جماعت والے تبلیغ کرتے ہیں جب

اس نے انتہائی واضح الفاظ میں یہ اعتراف کر لیا کہ میں تو بہت بڑا دہلوی ہوں (مولانا ابوالوفاء ص ۱۹۳) تو پھر تبلیغی جماعت کے لوگوں کے دہلوی ہونے پر مزید کسی ثبوت کی ضرورت رہ جاتی ہے!

● تبلیغی جماعت کے جتنے بھی اجتماعات ہوتے ہیں، چاہے رات دن کا سالانہ اجتماع ہو یا دو روزہ چھوٹے اجتماع ہوں، سب میں دیوبندی دہلوی عقیدہ رکھنے والے علماء کو تقریر کے لیے دیا جاتا ہے! اور ان کے پاس بریلوئی یا کسی اور مسلک سے تعلق رکھنے والے عالم کو دعوت خطاب نہیں دی گئی تو پھر تبلیغی جماعت کے مرکزی کارکنوں کے دہلوی دیوبندی ہونے کی کیا یہ کم وزنی دلیل ہے۔

● تبلیغی جماعت کے مرکزی اجتماع میں جو ہر سال رات دن میں منعقد ہوتا ہے، اس میں جتنے جنی بک مثال لگتے ہیں ان میں سے کئی میں بھی دیوبندی دہلوی علماء کے سوا کسی بھی اور مسلک کے عالم کو کوئی کتاب فروخت کے لیے رکھنے میں دی جاتی، کیا پھر بھی تبلیغی جماعت والے دیوبندی دہلوی فرقے سے منسلک ثابت نہیں ہوتے۔

● تبلیغی جماعت کے پاس صرف مولوی زکریا دیوبندی دہلوی کا تبلیغی نصاب ہی ہوتا ہے اور وہ اسی کتاب کو پڑھ کر سناتے ہیں، حالانکہ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ کے موضوع پر علماء اہل سنت کی بھی بے شمار کتابیں موجود ہیں جن میں کسی فرقہ پر اعتراض موجود نہیں ہے، اگر تبلیغی جماعت والے دیوبندی دہلوی فرقے سے منسلک نہ ہوتے تو کبھی تو کسی سنی عالم دین کی کتاب بھی پڑھ کر لوگوں کو سناتے۔ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے تبلیغی جماعت کے ساتھ جتنے بھی فرقہ کے مادیوں بریلوئی شامل ہوتے، وہ تبلیغی جماعت کی خاموش اور چھپی ہوئی تبلیغ کا شکار ہو کر تھوڑے ہی عرصے میں کٹرو دہلوی دیوبندی بن گئے۔ اس سلسلے میں میں بے شمار آدمی دکھا سکتا ہوں جو اپنے اعمال کی اصلاح کرنے گئے اور عقیدہ کاستی نام کر بیٹھے، جس اصلاح اعمال کے نتیجے میں عقیدہ بھی تبدیل ہو جائے، ایسی اصلاح اعمال سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے۔

● تبلیغی جماعت کے گشتوں نے رات دن میں اپنے سالانہ اجتماع میں بابا سادہ جمال نندباد کاندھلوی لگائے پھر محمد اقبال نامی ایک شخص کو مار مار کر ہلاک کر دیا اور افریدی سیکڑا کا روزنامہ جنگ میں بات کا گواہ ہے، اس کے علاوہ اہل سنت نے میٹھا رساں اور شہنشاہ کے ذریعے اس قتل پر احتجاج کیا اور حقیقت کے لیے حکومت سے اپیل کی، محمدیہ سے پاس بطور ثبوت موجود ہیں۔ جس

جماعت کے کارکن! شاہ جمال زندہ باد کا نعرہ لگانے پر ایک شخص کو قتل کر دیتے ہیں کیا وہ پھر بھی دیوبندی و بابی فرقے کے ساتھ منسلک نہیں ہیں۔

● ہمارے مضامین مصطفیٰ (دامہ) رمضان کے شمارہ کے مطابق اب تبلیغی جماعت کے بزرگوں نے تبلیغی نصاب سے فضائل درود نکال دیا ہے کیونکہ اس میں درود شریف کے فضائل ہیں اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو درود کہا گیا ہے اور یہ بات تبلیغی جماعت کے پُرانے اور کٹر دیوبندی و بابی کارکنوں کے لیے ناقابل برداشت تھی۔ اب انہوں نے فضائل درود کو تبلیغی نصاب سے نکال کر اپنی پُرانی حسرتوں کو مٹالیا ہے۔ کیا تبلیغی جماعت والے تبلیغی نصاب سے فضائل درود کو نکال کر بھی غیر متعصب ہی رہے۔

قارئین کرام! اگر آپ تعصب کی عینک کو اتار کر مندرجہ بالا حقائق اور بتا دیزی دلائل کو منظر نمود دیکھیں گے تو آپ پر حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ تبلیغی جماعت کے مرکزی راہنما اور پرانے کارکن سب کے سب کٹر دیوبندی و بابی ہیں۔ ہاں ظاہر طور پر وہ اعتراف نہیں کرتے تاکہ ایسا نہ ہو کہ نئے شکار یعنی سادہ لوح بریلوی ہمارے نزدیک آتا ہی چھوڑ دیں اور ہمارا سارا مقصد ادا ہو رہا ہے۔

● تبلیغی جماعت والے کہتے ہیں کہ ہمارا مقصد لوگوں کو نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کی تبلیغ کرنا اور اصلاح احوال کے لیے کوشش کرنا ہے، حالانکہ بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس کہتے ہیں:

”ظہیر الحسن میرا دعا کوئی پاتا نہیں لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ تحریک صلوٰۃ ہے میں قسم نہ کہتا ہوں کہ یہ ہرگز تحریک صلوٰۃ نہیں ہے“ (مولانا الیاس داران کی دینی حکومت مصنفہ ابو الحسن علی دہلوی)

● بانی تبلیغی جماعت کا ایک اور قول مولانا منظور نعمانی جو کہ علامہ دیوبند کے چوٹی کے عالم دین ہیں وہ لفظات الیاس کے صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں:

”ہماری تحریک درحقیقت ایمان کی تحریک ہے اور ہمارے نزدیک امت کی اول ضرورت یہی ہے کہ ان کے قلوب میں پہلے صحیح ایمان کی روشنی پہنچ جائے“

لفظات الیاس صفحہ ۱۰ پر بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس کا ایک اور قول موجود ہے۔

ہمارے نزدیک اصلاح کی ترتیب یوں ہے کہ کھڑے طبقے کے ذریعے ایمانی مسابہ کی تجدید کے بعد نمازوں کی درستی اور تکمیل کی فکر کی جائے۔

قارئین کرام! جب تبلیغی جماعت کا بانی یہ کہتا ہے کہ ہماری یہ تحریک تحریک صلوٰۃ نہیں بلکہ تحریک ایمان ہے اور ہم لوگوں کو کھڑے طبقے کے ایمان کو صحیح کرنا چاہتے ہیں۔ تو پھر اگر کوئی تبلیغی جماعت کا کارکن یہ تسلیم کرے یا نہ کرے بہر حال عقل سلیم کھٹے دالے شرف کو ماننا پڑتا ہے کہ تبلیغی جماعت کا اصل مقصد یہ نہیں بلکہ ہر طور لوگوں کے سامنے پیش کرتی ہے بلکہ اصل مقصد ان کا عقیدہ تبدیل کرنا ہے۔

تبلیغی جماعت کے پراسرار عزائم قارئین کرام! تبلیغی جماعت کے عزائم انتہائی پراسرار اور خطرناک ہیں۔ ہندوستان میں مسلمانوں کے مذہبی اتحاد کو توڑنے کے لیے انگریزوں کا یہ پہلا مورچہ تھا۔ جو نہایت کامیاب ثابت ہوا لیکن چونکہ تاریخی جماعت اپنے کھیلے ہوئے استیادار اور چوکھارینے والے نام نشان کی وجہ سے عام مسلمانوں میں کامیاب نہیں ہو سکتی، اس لیے انگریزوں کو ایک ایسی ذہنی تحریک کی ضرورت پیش آئی جس کے چلانے والے اپنے ظاہر کے اعتبار سے مسلمانوں میں باریاب ہونے کی فنکارانہ صلاحیت رکھتے ہوں تاکہ ان کے ذریعے عام مسلمانوں کو مذہبی اشتراک میں مبتلا کیا جاسکے۔ چنانچہ اس مقصد کے لیے انگریزوں نے مالی امداد کا سہارا لے کر مولانا الیاس کو کھڑا کیا تاکہ جمعیۃ علماء ہند کے ائمہ علی مولانا غلام الرحمن دیوبندی نے اپنے اکیڈمیان میں علامہ دیوبند شیخ ”بند مولانا شبیر احمد عثمانی کے سامنے اعتراف کیا، چنانچہ مکالمہ الصدرین مصنفہ مولانا شبیر احمد عثمانی کے صفحہ پر موجود ہے:

انگریزی امداد "مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی تحریک کو ابتدائے حکومت کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد کچھ روپیہ ملتا تھا۔"

تاریخین انور فرماتے: خالص مذہب کے نام پر کسی تحریک کو چلانے کے لیے ایک شرعی اسلام کی مالی امداد کا مصرف ہوا اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ ایک ہی مذہب والوں کو آپس میں بڑا کر ان کی روحانی اور اجتماعی قوتوں کو ختم کیا جائے۔

تبلیغی جماعت پر سعودی حکومت کی پابندی

"۲۴ جون ۱۹۸۳ء بروز جمعہ کی خبر کے مطابق سعودی عرب میں تبلیغی جماعت پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ اس جماعت سے منسلک ارکان کو حراست میں لے لیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ سعودی حکام نے مکہ مکرمہ میں تبلیغی جماعت کے ہیڈ کوارٹر مسجد الحفار کو سرسبز کرنے کے علاوہ نیکو اور لٹریچر اپنے قبضہ میں لے لیا ہے۔ کچھ عرصہ قبل سعودی حکومت نے ہر قسم کی تبلیغیوں کی سرگرمیوں پر پابندی لگا کر تبلیغی جماعت کو کالعدم قرار دے دیا تھا۔"

قارئین کرام! اگر تبلیغی دالے صرف نماز روزہ کی تبلیغ کرتے تو سعودی عرب دالے ان پر کبھی پابندی نہ لگاتے، لیکن یہ یہ ہے کہ عوام میں انتشار پھیلاؤ، ان کا آدمیں مقصد ہے اور جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے کعبہ شریف پر پچھلے سالوں میں جب غیوں نے بغض کر لیا تھا، اس میں تبلیغی جماعت کے گماشتوں کا ہاتھ تھا اور اسی دن سے سعودی حکومت اس جماعت کے خلاف ہے۔

تبلیغی جماعت جہالت کے میدان میں گورنمنٹ کے ادنیٰ نوکر کے لیے بھی ہے۔ جتنی کہ چٹا اسی بھرتی کرانے کے لیے کچھ نہ کچھ تعلیم کی ضرورت ضرور ہوتی ہے، لیکن اگر بے سند محکمہ تبلیغی جماعت والوں کو نظر آیا ہے، تو ایک تبلیغ دین کا محکمہ ہے۔ آپ یقین کریں پانڈ کریں، یہ حقیقت ہے کہ تبلیغی جماعت میں چھوٹے سے لے کر بڑے تک سب جاہل ہی ہیں امد اس کا اعتراف تبلیغی جماعت کے اکابرین کو بھی ہے۔

● مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت کا قول ملفوظات الیاس ص ۵۹ مرتبہ مولوی منظور نعمانی بریلویؒ "اب تک جو جماعتیں تبلیغ کے لیے روانہ کی جاتی ہیں، ان میں اہل علم اور اہل نسبت لوگوں کی کمی ہے۔"

● مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت کا قول ملفوظات الیاس ص ۵۹ پر مذکور ہے: "ایک بار فرمایا مولانا، علماء اس طرف نہیں آتے، میں کیا کروں، اے اللہ میں کیا کروں؟" ● اس کے بعد علامہ دیوبند کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کا تبلیغی جماعت کی جہالت کے متعلق قول قابل ذکر ہے:

یہ میوات کے آن پڑھ لوگ کیا تبلیغ کریں گے۔ یہ تبلیغ نہیں، بلکہ دین میں ایک نیا فتنہ ہے۔

تبلیغی تحریک کی ابتدا اور اس کے بنیادی اصول ص ۳۳ مفتاح منشی میاں محمد یحییٰ خلیفہ اشرف علی تھانویؒ

تاجی عبدالرحمن مغل دیوبند خطیب جامع مسجد نوشہرہ صدر نے تبلیغی جماعت کے درمیان ایک کتاب مکتبی اس کتاب کا نام شمار تبلیغ لکھا۔ صفحہ ۱۰۶ پر لکھتے ہیں:

اہل تبلیغ کی تو دنیا ہی اور بے علم نہ صحبت شیخ، نہ دوا نہ علاج، نہ ذائقہ اور مقاصد میں امتیاز اندھ کے ماتھ میں لٹاٹی ہے جس کی پر جہاں کہیں پڑھی، نہ حکیم نہ مرض نہ دوا نہ پر سیر، انجان ایک مخصوص نظام کے تحت اکٹھے ہو کر اپنے پھرنے سے تین ہی طلی میں مقبول ندایں جاتے ہیں۔ یہ کوئی عقل کی بات ہے، تماشا بر اہل تبلیغ کا ہر ایک سچے بوڑھے، شرقی، مغربی، عالم جاہل سے ایک ہی مطالبہ ہے یہ کہ جہلہ دو گھر بار چھوڑ کر سفر میں رہو۔“

یہی مولانا ماضی عبدالسلام فاضل دیوبند شاہراہ تبلیغ کے صدر پرکھتے ہیں:

”یہاں تو میرے کندھوں پر اٹھائے ہوئے چلت پھرت اور مخصوص رسوم کو ادا کرنا ہی اس کے ہاں تبلیغ دین ہے۔ اگر ایسا ہوتا ان کا یہ آٹا ہمارا علم دین کے لیے ہوتا چند چیلوں کے ہمراہی حضرت اگر علماء ہو سکتے، تو علماء کے محبت اور علم دین سے رنجیت رکھنے والے تو سنے علم کی مہلت اور رنجیت شان کے قائل ہو جاتے۔ اکہام علم کے ساتھ ان کا قول سَمِيعًا وَاَطْعَمًا ذَكَرَ سَمِيعًا وَغَضِيْنَا لیکن انھوں نے یہ لوگ اس موجودہ رسمی تبلیغ کے شغل میں جتنے محو ہو جاتے ہیں اتنے ہی علم سے سرور و ہر ہو جاتے ہیں بلکہ طلبہ اور علماء کو بھی اپنے رنگ میں پھنسانے کے لیے رنگ بزمگ کے میسے استعمال کرنے کو حائر سمجھتے ہیں۔“

مولوی عبدالرحیم شاہ دلیہ بندی کا تبلیغی جماعت کے متعلق قول مولوی عبدالرحیم شاہ

تبلیغی جماعت کے بانی مولوی الیاس اور ان کے بیٹے مولوی محمد یوسف کے ساتھ ایک عرصہ تک رہے۔
 کوئی عرصہ تک تبلیغی جماعت کے ساتھ کام بھی کیا لیکن اصولی اختلافات کی وجہ سے اسے چھوڑ دیا۔ اپنی
 کتاب اصول دعوت تبلیغ ص ۴۴ پر لکھتے ہیں:

منور کا مقام ہے کہ کوئی شخص بغیر مذکر کے کہہ نہ سکے، ہر سکا، مگر تیسری جماعت والوں نے
 دین کو اتنا سناں سمجھ لیا ہے کہ جس کو جی چاہے وہ غلط تقریر کرنے لگے، ابو جہلؓ کہہ سکتا، منورؓ

نہیں ایسے ہی موقع پر یہ مثال صادق آتی ہے، ہم حکیم خطرو جان اور ہم ملان خطرو ایمان۔

قُرْآن کَافِرْمَانِ مَسْلَمَانِ کَے نَامِ طَائِفَةً یَتَفَتَحُوا فِی الدِّینِ نَلَوْا نَفَرَمِنْ فِتْنَةٍ مِّنْهُمْ

لِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ
 تو کیوں نہ ملے ہر قبیلے سے ایک گروہ تاکہ تنقذ حاصل کریں اور اپنی قوم کو جب لوٹ کر آئیں ان کی
 طرف (امیاء القرآن)

تاریخ کلام اہل قرآن پاک میں اللہ رب العزت نے واضح فرمادیا کہ تبلیغ سب مسلمانوں پر فرض نہیں بلکہ اگر ایک گروہ ان میں سے تبلیغ کرے تو دوسروں کی طرف سے بھی فرض ادا ہو گیا اور ساتھ ہی فرمایا: **لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ** (وہ گروہ پہلے دین میں - تفقہ یعنی دین کا علم حاصل کرے) پھر تبلیغ کرے۔ قرآن کریم کی رو سے ثابت ہو گیا کہ پہلے دین کا مکمل کرے، بعد میں تبلیغ کرے۔ یہ مقصد نہیں کہ کوئی دکان سے اٹھے، کوئی مولائیوں کو چرانے سے تنگ آئے کوئی کاشت کاری سے بیزار ہو تو دین کا مبلغ بن کے چل نکلے، جیسا کہ تبلیغی جماعت والوں کا حال ہے، نماز روزے کے فیضانِ مائیں سے نا آشنا ہونے کے باوجود تبلیغ کے لیے بستر اٹھائے پھرتے ہیں۔

احادیث کی رو سے جاہل مبلغ کے لیے وعید

● مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتْبَعْهُ مُتَعَدِّدٌ فِي النَّارِ (رواه الترمذی)

مشکوٰۃ شریف (۲۵)

جس نے قرآن کے معنی بغیر علم بیان کیے تو اس کو چابی کے کہتا تھکا کہ جہنم میں بنا لے۔

• مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَمَا صَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ (مشكوة شريف ٣٥)

جس شخص نے قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہا، اور اتفاق سے وہ قول صحیح بھی بڑا جب بھی
خفا کا رہے۔

• اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اَنْتَزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنْ عِبَادِهِ وَلَكِنْ
يَقْبِضُ الْعِلْمَ لِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ
رُءُوسًا جَمْعًا لَا فَسَلُوا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا (متفق علیہ مشکوٰۃ)
یعنی اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح قبض نہ کرے گا کہ اس کو اپنے بندوں میں سے اٹھالے، لیکن
علم کو علماء کے ساتھ قبض فرمائے گا۔ یہاں تک جب عالم باقی نہ رہے تو لوگ جاہلوں کو اپنا سرکار
بنائیں گے اور ان سے مسئلہ پوچھا جائے گا، وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے
اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

• ابو جعفر نخاس حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں:
”ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ذکی مسجد میں داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک
شخص وعظ کر رہا ہے۔ آپ نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یہ داعی ہے کہ لوگوں کو خدا
سے ڈراتا ہے اور گناہوں سے منع کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس شخص کی غرض یہ ہے کہ اپنے کو
اشارہ کرنے والا بنائے۔ اس سے پوچھو کہ وہ نسخ کو منسوخ سے جدا جانتا ہے یا نہیں؟ اس نے
کہا یہ علم میں خود نہیں جانتا۔ آپ نے حکم فرمایا کہ اسے مسجد سے نکال دو،“ تفسیر عزیزی باب مقدمہ
قارئین کرام! منذر صبر بالا روایت سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ جاہل متبع کو مسجد سے باہر نکالنا
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سنت ہے اور جو متبع دین کے مسائل سے نا آشنا ہو اور نسخ و منسوخ کا
فرق نہ جانتا ہو تو وہ تبلیغ کے قابل ہی نہیں۔

قارئین کرام! آپ یقین فرمائیں تبلیغی جماعت کے کارکن تو اپنی جگہ رہے، ان کے امیروں
سے بھی بیشک آپ بطور آزمائش پوچھیں کہ قرآن کی نسخ اور منسوخ آیات میں کیا فرق ہے؟
تو وہ ہرگز ہرگز نہیں بتا سکیں گے تو پھر تبلیغی جماعت والے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق
تبلیغ کرنے کے قابل نہیں اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کہ وہ خود گمراہ
ہوں گے اور دوسروں کو گمراہ کریں گے، ان کا تبلیغی جماعت والے صحیح مصداق نظر آتے ہیں۔

تبلیغی جماعت سے ہمارے اختلاف کی بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ اعمال کی
حرف آخر اصلاح کے بہانے لوگوں کو دیوبندی دہلی بنانا چاہتے ہیں اور بظاہر
وہ سنتوں کی مسجدوں میں جا کر صلوات و سلام بھی پڑھتے ہیں اور سنتوں کو بدعوت بنانے کے لیے انگوٹے
بھی چوم لیتے ہیں اور کسی اختلافی مسئلہ کو نہیں چھیڑتے، لیکن وہ حقیقت وہ کٹر دیوبندی دہلی
ہوتے ہیں اور لوگوں کو دہلی بنانے کے لیے کوشاں رہتے ہیں اور تبلیغی جماعت کے کسی کارکنوں
نے خود اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ ہمارا مقصد اصلاح عقیدہ ہے اور ہمیں یہ ہدایات
دی جاتی ہیں کہ تم بریلویوں میں اپنا عقیدہ ہرگز ظاہر نہ کرنا، ان انہیں تبلیغی جماعت میں شامل
کر کے رائے دہندگان کے پکڑ لگا کر اور کئی چیلنج کر کے اپنے امیر سے مانوس کرو اور پھر نہایت پیار سے انداز
میں اُسے اپنے عقیدے کی طرف راضی اس طرح کرو کہ اُسے یہ احساس نہ ہونے پائے۔
اسے عقیدہ تبدیل کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے اور جب وہ کافی معصوم خاص دہلی ماحول میں گمراہ
رہے گا تو آخر ایک نہ ایک دن وہ ضرور دہلی ہو جائے گا۔

• تبلیغی جماعت سے ہمارے اختلاف کی دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ اس کے کارکن سے
لے کر امیر تک سب جاہل ہوتے ہیں اور وہ اسلام کے بنیادی مسائل سے نا آشنا ہونے کی
وجہ سے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تبلیغی جماعت کی نشان دہی

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال سیکون فی الخواضر ما وافی
اتقی اختلاف و فریقۃ قوم یحسنون القیل و یشیون النعل
یقومون القوان لا یجاوزوا قیامهم یمرقون من الدین مروق السهم
من الرمیۃ لا یومعون حتی یوقد السهم علی فوقہم شر الخلق
والحلیۃ طوبی لمن قتلہم وقتلہ یدعون الی کتاب اللہ و لیسوا منافی

شیعی من قاتلہم کان ا۔ لی باللہ منهم قالوا یا رسول اللہ مایمام
قال التلیق (مشکوٰۃ شریف ص ۳۸)

ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں اختلاف و تعزیر کا واقع ہونا مقدمہ ہو چکا ہے۔ پس اس سلسلے میں ایک گروہ نکلے گا، جس کی باتیں بغاوت پر قریب و خوشنما ہوں گی، لیکن کردار گمراہ کن اور خراب ہوگا۔ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حق کے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے، جیسے تیرکان سے نکل جاتا ہے۔ پھر دین کی طرف لوٹنا انہیں نصیب نہ ہوگا، یہاں تک کہ تیر اپنے کمان کی طرف لوٹ آئے۔ وہ اپنی طبیعت و سرشت کے لحاظ سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ وہ لوگوں کو قرآن اور دین کی طرف بلائیں گے۔ حالانکہ دین سے ان کا کچھ بھی تعلق نہ ہوگا جو ان سے قتال کرے گا وہ خدا تعالیٰ کا مقرب ترین بندہ ہوگا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا ان کی خاص پہچان کیا ہوگی، یا رسول اللہ! فرمایا سر مٹانا۔
تاریخ کرام: اہل قہر کے مذہبی تعصب کو لائے طاق رکھ کر اگر اس حدیث پاک پر غور فرمائیں گے تو انشاء اللہ خاص پہچان سمیت تمام علامات تبلیغی جماعت میں آپ کو مل جائیں گی۔

تبلیغی جماعت (رائیونڈ والی) سے چند سوالات

- (۱) تبلیغی جماعت والے جب بھی مل کر بیٹھتے ہیں تو تبلیغی جماعت مرتبہ مولوی زکریا پڑھتے ہیں قرآن و حدیث کی بجائے تبلیغی نصاب پڑھاؤ نہ دیکھیں دیا جاتا ہے؟
- (۲) تبلیغ کرنا فرض کفایہ ہے حالانکہ بیوی، بچوں اور والدین کے حقوق پورے کرنا فرض ہیں؟ تبلیغی جماعت والے فرض میں جلا کر فرض کفایہ کی تکمیل کے لیے کیوں سرگرم عمل رہتے ہیں؟
- (۳) تبلیغی جماعت کے مرکز لائے وڈ سے عیسائیوں، ہندوؤں، سکھوں اور سرائیوں کو تبلیغ کرنے کے لیے دھمکیوں نہیں بھیجے جاتے؟
- (۴) اگر تبلیغی جماعت کا تعلق مسلمانوں کی اصلاح اعمال ہے تو وہ مسجدوں میں نمازیوں کو گورہ دھانے

کی بجائے سینماؤں اور سرشت کدوں میں دابر پیش دینے والوں کی اصلاح اعمال کیوں نہیں کرتے؟
(۵) تبلیغی جماعت اگر ایک خالص مذہبی جماعت ہے تو خالص مذہبی تحریک کیوں (تحریک تم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ) میں تبلیغی جماعت نے جھٹک کیوں نہ لیا؟
(۶) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی، ایک فرقہ کے علاوہ سب جہنمی ہوں گے اور تبلیغی جماعت والے کہتے ہیں کہ ہمارا کسی فرقہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں؟ تو کیا ان کا جہنمی فرقہ سے بھی تعلق نہیں؟

(۷) ہر اہل مذہب نے اپنا اپنا مرکز بنایا ہو ہے مثلاً سکھوں کا لشکا نہ صاحب، مزار یوں کا بٹو، اہل مسلمانوں کا مرکز کرم اور مدینہ منورہ ہے، لیکن تبلیغی جماعت والے کہ کرم اور مدینہ منورہ میں جا کر بھی لوگوں کو لائے وڈ کی طرف متوجہ کرتے ہیں، کیا تبلیغی جماعت کے نزدیک لائے وڈ کرم اور مدینہ منورہ سے بھی افضل مقام ہے؟

(۸) دیوبندی، دہلوی علماء تبلیغی جماعت سے کھل کر تعاون کرتے ہیں، لیکن تمام دنیا کے علماء اہل سنت اس جماعت سے تعاون نہیں کرتے، اس کی کیا وجہ ہے؟

- (۹) روزنامہ جنگ ۱۸ فروری ۱۹۸۷ء کی خبر کے مطابق لائے وڈ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر محمد اقبال، امی شخص کو صرف اس حرم میں تبلیغی اجتماع لائے وڈ کے انچارج نے قتل کر دیا تھا کہ محمد اقبال نے بایا شاہ جمال زندہ باد کا نعروں لگایا تھا، کیا یہ خبر غلط ہے، اگر یہ خبر غلط ہے تو تبلیغی جماعت والوں نے عدالت عالیہ میں روزنامہ جنگ کے خلاف کارروائی کیوں نہ کی اور اگر یہ صحیح ہے تو تبلیغی جماعت والے یہ دعویٰ کیوں کرتے ہیں کہ وہ کسی فرقہ سے تعلق نہیں رکھتے؟ اس سنا فائدہ پالیسی کا کیا مقصد ہے؟
- (۱۰) روزنامہ جنگ ۲۴ جون ۱۹۸۷ء بروز جمعہ کی خبر کے مطابق سعودی عرب میں تبلیغی جماعت پر پابندی لگا دی گئی ہے اور اس جماعت سے منسلک ارکان کی عزت میں لے لیا ہے، بتایا گیا ہے کہ سعودی حکام نے کہ کرمہ میں تبلیغی جماعت کے ہیڈ کوارٹر مسجد اہل حفا کو سرنگہ کرنے کے علاوہ ریکارڈ اور لٹریچر اپنے ہفتے میں لے لیا ہے تبلیغی جماعت لائے وڈی حکومت کے اس فیصلے کی دہشتناکی؟

(۱۱) مساجد کو خراب کرنے والوں کو اللہ پاک قرآن کریم میں ظالم کہتا ہے، حالانکہ تبلیغی جماعت والوں نے مسجدوں کو سرسبز، باورچی خانہ اور مسافر خانہ کا مقام بنے رکھا ہے۔ کیا یہ دین کی تبلیغ ہو رہی ہے یا مساجد کے تقدس کو پامال کیا جا رہا ہے؟

(۱۲) قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے: "تو کون نیکو قبیلہ سے ایک گروہ ناک تفرقہ حاصل کریں دین میں اور ڈرائیں اپنی قوم کو جب لوٹ کر آئیں ان کی طرف؟" (پارہ ۱۱، رکوع ۴، آیت ۱۲۷) قرآن پاک کی رو سے تبلیغ کرنے سے پہلے علم حاصل کرنا ضروری ہے، کیا تبلیغی جماعت والے علم حاصل کیے بغیر نام نہاد تبلیغ کر کے قرآن پاک کے واضح حکم کی مخالفت نہیں کر رہے؟

(۱۳) سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس نے قرآن کے معانی بغیر علم کے بیان کیے، اس کا ٹھکانا جہنم ہے (مشکوٰۃ شریف ص ۳۵) کیا تبلیغی جماعت والے جو نماز روزے کے بنیادی مسائل سے بھی نا آشنا ہیں۔ اس وعید کا مصداق نہیں بن رہے؟

(۱۴) مولوی حفص الرحمن دیوبندی تاظم اعلیٰ جمعیت العلماء ہند کہتے ہیں: مولانا الیکس کی تبلیغی تحریک کو ابتداء میں حکومت کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد کچھ روپیہ ملتا تھا: (مکالمۃ الصدرین ص ۵، مصنف مولانا شبیر احمد عثمانی)

تبلیغی جماعت والے وضاحت کریں کہ انگریز کس مقصد کے پیش نظر تبلیغی جماعت کو روپیہ فراہم کرتے تھے؟

